

اللہ کے اسماء کے بارے میں اصول

۱- اللہ کے تمام نام متعین اور مخصوص ہیں عقل کا اس میں کچھ دخل نہیں۔

ارشاد ربانی ہے

وَلِلّٰهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ فَادْعُوهُ بِهَا

(اعراف: ۱۸۰)

اللہ کے بہترین نام ہیں اس لئے انھیں ناموں سے اسے پکارو۔

۲- اللہ کے تمام نام اچھے ہیں

قرآن میں ارشاد ہے

اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ

(طہ: ۸)

وہ اللہ ہے جس کے علاوہ کوئی بھی معبود نہیں، اس کے لئے بہترین نام ہیں۔

۳- اللہ کے ذاتی بھی نام ہیں اور صفاتی بھی، مثال کے طور پر:

وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ

(یونس: ۱۰۷)

اور وہ بہت ہی بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

وَرَبُّكَ الْغَفُورُ ذُو الرَّحْمَةِ

(کہف: ۵۸)

اور تمہارا رب بخشنے والا اور رحمت والا ہے۔

إِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ

(نصرت: ۴۳)

بیشک تمہارا رب بڑی مغفرت والا ہے۔

۴- اللہ کے ناموں کی کوئی مخصوص اور متعین تعداد نہیں ہے۔

نبی ﷺ کا قول

أَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ

سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِي كِتَابِكَ أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ

أَوْ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ

میں تجھ سے ان تمام ناموں کے ذریعہ سے مانگتا ہوں جو تیرے نام ہیں جو مانگنے والے نے اپنے لئے خود دیئے ہیں یا اپنی کتاب میں نازل فرمائے ہیں یا اپنی مخلوقات میں سے کسی

(ابن حبان ۹۷۲، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) (الصحيح: ۱۹۹، صحیح)

کو سکھایا ہے یا اپنے علم غیب میں چھپا رکھا ہے۔

۵- اللہ کے ناموں میں باطل راہ اختیار کرنے سے دور رہنا واجب ہے

وَلِلّٰهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ فَادْعُوهُ بِهَا

وَذَرُوا الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي أَسْمَائِهِ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ

اچھے اچھے نام اللہ ہی کے لئے ہیں سوان ناموں سے اللہ کو پکارو اور ایسے لوگوں سے تعلق بھی نہ رکھو جو اس کے ناموں میں کج روی کرتے ہیں ان لوگوں کو ان کے کئے کی ضرور سزا ملے گی۔ (الاعراف: ۱۸۰)

اللہ کے ناموں میں باطل راہ کئی طریقہ سے اختیار کیا جاسکتا ہے

اول: ان ناموں میں سے کسی نام کا انکار کیا جائے یا وہ اسماء جس صفات و احکام پر دلالت کرتے ہیں، ان کا انکار کرنا جیسا کہ جہمیہ اور دیگر اہل تعطیل کرتے ہیں۔

دوم: اس کے ناموں کو ایسی صفات پر محمول کیا جائے جو مخلوق کی صفت کے مشابہ ہو، جیسا کہ اہل تشبیہ وغیرہ کا وطیرہ ہے۔

سوم: اللہ کو وہ نام دیئے جائیں جو اس نے اپنے لئے نہیں رکھا، جیسے نصاریٰ نے اللہ کا نام ”الاب“ رکھا۔

چہارم: اس کے نام کے الفاظ سے کوئی خاص کلمہ بنا کر بتوں وغیرہ کا نام رکھنا، جیسا کہ مشرکین نے عزیز سے عزى اور الہ سے لات بنا کر اپنے بتوں کے نام رکھ دیئے۔

اللہ کی صفات کے اصول

۱۔ اللہ کے تمام صفات توقیفی ہیں اس میں عقل کا کچھ بھی دخل نہیں ہے۔

وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقُّ

(نساء: ۱۷۱)

اللہ کے بارے میں صرف حق بات ہی کہو۔

حق وہی ہے جو اللہ اور اس کے رسول سے ثابت ہے

وَالَّذِي أَنْزَلَ إِلَيْكَ مِنَ رَبِّكَ الْحَقُّ

(رعد: ۱۳)

آپ کے رب کی طرف آپ پر جو چیز اتاری گئی ہے وہ حق ہے۔

نبی ﷺ نے فرمایا:

فَلَا أَقُولُ إِلَّا حَقًّا

(احمد، ترمذی، ابوداؤد، تہذیب، صحیح الجامع: ۲۵۰۹)

میں صرف حق ہی کہتا ہوں۔

۲۔ اللہ کی صفات دو طرح کی ہیں

(۱) بعض صفات اللہ کے لئے ثابت کیا جاتا ہے

(۲) بعض صفات سے اللہ کے ذات کی نفی کی جاتی ہے۔

پہلے نمبر میں وہ تمام صفات شامل ہیں جو اللہ نے اپنے لئے اپنی کتاب ”قرآن مجید“ میں یا نبی کی زبان سے اس کو واضح کیا ہے۔

مثال

اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ

(بقرہ: ۲۵۵)

اللہ تعالیٰ ہی معبود برحق ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، جو زندہ اور سب کا تھامنے والا ہے۔

دوسرے قسم میں وہ صفات ہیں جن کو اللہ نے اپنی ذات سے نفی کی ہے، یا اپنے رسول ﷺ کی زبان نبوت سے اس کا انکار کیا ہے،

مثال

لَا تَأْخُذْهُ سِنَّةٌ وَلَا نَوْمٌ

(بقرہ: ۲۵۵)

نہ اسے اونگھ آتی ہے نہ نیند۔

۳۔ جن صفات کو اللہ نے اپنے لئے ثابت کیا ہے ان کی دو قسمیں ہیں

(۱) ذاتی (۲) فعلی

ذاتی: وہ صفات ہیں جن سے اللہ ہمیشہ سے متصف ہے اور ہمیشہ متصف رہے گا، جیسے علم، قدرت، سمع، بصر، عزت، حکمت، علو (بلندی)، عظمت (بڑائی)، اور اسی میں خبری صفات بھی شامل ہیں۔ جیسے: چہرہ، ہاتھ، آنکھ۔

إِنِّي مَعَكُمْ أَسْمَعُ وَ أَرَىٰ

(طہ: ۲۶۱)

بیشک میں تم دونوں کے ساتھ ہوں میں سنتا اور دیکھتا ہوں۔

مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتَ بِيَدَيَّ

(ص: ۷۵)

تجھے ایسی مخلوق کو سجدہ کرنے سے کس چیز نے روکا جسے میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے پیدا کیا۔

فعلی صفات: وہ صفات جو اللہ کی مشیت سے تعلق رکھتے ہیں اگر وہ چاہے تو کرے اور نہ چاہے تو نہ کرے۔

مثال

هُوَ الَّذِي يُصَوِّرُكُمْ فِي الْأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاءُ

(آل عمران: ۶۰)

وہی ذات جو ماں کے پیٹ میں جس طرح چاہتا ہے تمہاری صورتیں بناتا ہے۔

۴۔ جن صفات کی اللہ نے اپنی ذات سے نفی کی ہے وہ عموماً مندرجہ ذیل حالتوں میں وارد ہوتے ہیں۔

۱۔ اس کے کمال کی وسعت کو بیان کیا گیا ہے۔

مثال

وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ

(غلاف: ۱۱۲)

اور نہ ہی اس کا کوئی ہمسر ہے۔

ب۔ باطل پرستوں اور جھوٹے لوگوں نے جس کا دعویٰ کیا ہے اس کی نفی کی گئی ہے۔

مثال

وَمَا يَنْبَغِي لِلرَّحْمَنِ أَنْ يَتَّخِذَ وَلَدًا

(مریم: ۹۳)

اور رحمن کی یہ شان نہیں کہ وہ اولاد رکھے۔

ج۔ جن چیزوں اور معاملات میں اس کے کمال میں کمی کا وہم ہو سکتا ہے اس کا دفاع اور ازالہ کیا گیا ہے۔

مثال

وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَمَا مَسَّنَا مِنْ لُغُوبٍ

(ق: ۵۰)

یقیناً ہم زمین و آسمان کو اور جو کچھ اس کے درمیان ہے چھ دنوں میں پیدا کیا اور ہمیں تکان نے چھوا تک نہیں۔

۵۔ اللہ کے تمام صفات کامل اور مکمل ہیں ان میں کسی بھی طرح کوئی کمی اور نقص نہیں ہے۔

کوئی صفت اگر ایک حالت میں کامل اور دوسری حالت میں ناقص ہو جائے تو اللہ کے تعلق سے وہ صفت ثابت کرنا جائز نہیں، اور نہ ہی مکمل طور پر اس کا انکار و امتناع ہوگا، لہذا اللہ کے لئے نہ تو مطلقاً اثبات ہے اور نہ ہی مطلقاً صفات کا انکار بلکہ اس سلسلہ میں تفصیل ضروری ہے۔ لہذا جس حالت میں کمال پایا جائے گا اس کا انکار کریں گے جیسے مکر، کید (کسی کے خلاف چال چلنا)، خداع (دھوکہ) وغیرہ۔
اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَمَكْرُؤًا وَّمَكْرَ اللَّهِ وَ اللَّهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ

(آل عمران ۵۴:۳)

اور کافروں نے مکر کیا اور اللہ نے بھی (مکر) خفیہ تدبیر کی اور اللہ تعالیٰ سب خفیہ تدبیر کرنے والوں سے بہتر ہے۔

۶۔ اسماء کے مقابلہ میں صفات زیادہ وسیع ہیں

اس کی مثال یہ ہے کہ اللہ کی صفات میں سے ”جہنمی (آنا)، اتیان (آنا اور لانا)، اخذ (پکڑنا)، امساک (روکنا یا پکڑنا)، بطش (پکڑنا) وغیرہ بھی ہیں۔

۷۔ اللہ کی تمام صفات جو کتاب اللہ اور سنت رسول میں آئے ہیں ان پر ایمان لانا اور تحریف و تعطیل سے دور

رہنا واجب ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ

(آل عمران ۴۳:۳)

جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے۔

وَقَدْ كَانَ فَرِيقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُونَ كَلَامَ اللَّهِ ثُمَّ يُحَرِّفُونَهُ مِن بَعْدِ مَا عَقَلُوهُ وَهُمْ يَعْلَمُونَ

(بقرہ ۷۵:۷۵)

ان میں سے ایک جماعت ایسی ہے جو اللہ کا کلام سنتی پھر عقل و سوجھ بوجھ کے باوجود اس میں تحریف کر ڈالتی ہے۔

۸۔ صفات باری تعالیٰ ثابت کرتے وقت دو خطرناک چیزوں سے بچنا ضروری ہے (۱) تمثیل (۲) تکلیف۔

صفات کے ظاہری الفاظ ہمارے لئے ایک طرح سے واضح بھی ہیں اور ایک طرح سے غیر واضح بھی۔

معنوی اعتبار سے تو وہ معلوم ہیں لیکن کیفیت کے اعتبار سے وہ مجہول اور نامعلوم ہیں۔

لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ

(شوری ۴۲:۱۱)

اس کے جیسی کوئی چیز نہیں وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔

وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقُّ

(نساء ۴۱:۱۴۱)

اور اللہ کے بارے میں صرف حق بات ہی کہو۔